رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



بیش بہا معلومات کا خزانہ

جس نے اخباری دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا
نئے خریداروں کو ہندو کا سالانہ نمبر مفت مل سکتا ہے

گزشتہ سال اپریل کے مہینہ میں ہندو نے اپنا بیساکھی نمبر شائع کیا تھا جو بے حد مقبول ہوا کہ تمام کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں اور باوجود اس وقت تک اس کی مانگ برابر جاری ہے جنانچہ کارکنان ہندو اسکو کتابی صورت میں شائع کرنے کی فکر میں ہیں

ہندو کا سالانہ نمبر

بیساکھی نمبر کے بعد ہندو نے گزشتہ نومبر کے مہینے میں اپنا سالانہ نمبر شائع کیا۔ جسے بیش بہا معلومات کا خزانہ کہنا بیجا نہ ہوگا اعلیٰ قسم کی رنگین تصویروں کے علاوہ دو چند دیگر تصاویر بھی دلچسپ مضامین کے لحاظ سے یہ اپنی مثال آپ ہے۔ بیشمار مستند صفحات لکھائی چھپائی اور کاغذ دیدہ زیب۔

ہم نے بیساکھی نمبر کی مانگ کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے سے کچھ پرچے سالانہ نمبر کے زیادہ چھپوا لیے تھے تاکہ کوئی سالانہ نمبر کے شائقین کو مایوس نہ ہونا پڑے چونکہ نمبر کتابی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ اور اسمیں مضامین بھی مستقل دلچسپی نوعیت کے ہیں اسلیے وہ ہر وقت باعث تفریح ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کے لیے ابھی تک برابر مانگ آ رہی ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ وہ اصحاب بھی جو ہندو کی خریداری کرتے ہیں اور دیتے ہیں۔ اُن کو بھی خاص رعایت کے طور پر سالانہ نمبر مفت دیا جائے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اصحاب یکم [illegible] تک ہندو کے خریدار بنیں گے ان کو سالانہ نمبر مفت بھیجا جائے گا۔ باقی اصحاب [illegible] کے ٹکٹ بھیج سکتے ہیں۔ نمبر کی کاپیاں بہت تھوڑی ہیں اسلیے جو جلدی نہ کریں گے انھیں مایوس ہونا پڑے گا۔ پانچ آنے میں گویا کہ چھوٹی سی ہم سونے کی کتاب ہے۔ اتنی بڑی کتاب کتب فروش دو دو روپے میں بیچتے ہیں۔ اور جو مضامین آپ کو یہاں ملیں وہ کتابوں میں کہاں!

سالانہ ہندو کی سالانہ قیمت [illegible] روپیہ [illegible]

[illegible]

المشتہر:- سپرنٹنڈنٹ روزنامہ ہندو [illegible]

نوجوانو

اودھ کے خواہشمند جنسی سستی کمزوری ہیجان، احتلام، نامردی، وغیرہ امراض دور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ مگر آپ کو اشتہاری حکیموں نے بہت کھایا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں۔ تو ایسے نازک وقت میں ہم آپ کے لیے رسالہ قوت باہ و غمستی پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں، ویدوں، طبیبوں وغیرہ کے اُن تمام معلومات مشاہدات و تجربات کا نچوڑ اول بمکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی مواصلت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ساتھ ہی قواعد صحبت ممنوعات صحبت منذوات۔ مساکن۔ اوقات و ترکیب۔ تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر۔ فلسفہ عشق۔ فلسفہ ازدواج۔ انتخاب بیوی۔ تعلقات زوجین۔ الغت مباشرت اور صحت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی اعلیٰ ترین تحقیق کی گئی ہے۔ امراض مردانہ کا مفصل اور مکمل بیان اور انکے رفع کرنے کے بیے صد مجرب المجرب۔ بے نقصان بہترین تدابیر کر [illegible] الیقین۔ بے انتہا مفید جو دواؤں آرام بخش نسخے جو بجز ننگ کے موجود اطبا کو بھی سالوں کی چھوڑ دینے پر بھی دوا پیے۔ مراری نسخے نہیں بنائے مصنف صاحب نے بڑی کوشش اور صد ہا روپیہ خرچ کر کے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں۔ غرض رسالہ عام فہم کیا گیا ہے۔ اب بھی اگر منگا کر اپنے دل کی حسرت کو نہ پورا کیجیئے۔ تو آپ کی قسمت اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو گیارہ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت ۸ مرفی جلد علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ:- منیجر عظمت بکڈپو لکھنؤ

معزز خریدار اور دریش

معزز خریدار۔ کیوں صاحب یہ نعمت حکی رپورٹ کے قریب ہیں: سچ ہوئی؟

[illegible]

م۔ مسٹر مرتضیٰ خاں آجر ہنا گو لکھنؤ

ملنے کا پتہ:- [illegible] لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس جھوٹے اشتہار بازوں کی وہ کثرت ہے کہ کوئی تمیز نہیں کر سکتا کہ واقعی کس کی دوا مفید اور کس کی غیر مفید ہے کوئی صاحب بیان کو کہ یقین دلانے کہ کوئی بصورت نفع واپسی قیمت تحریری اقرار نامہ جاری و اصل بھیجتا ہے۔ غرض ایک مدت سے یہ چار ہا تھا جو میرے پاس نہ تو کوئی شافی ہے۔ ہم شاہی اطبا جیسے کے کے نسخے ہیں اور دنیا کی فقیری کی ہیں کہ نیت جس کے وہ پوری پوری مقبول دعا باز مشتہرین کی اشتہار کا جو جاوے۔ البتہ ہم نے اس طرح ان کے بے تمیزی کو دور کرنے کا وہ ہی صداقت کا ثبوت ہے کہ ہمارا مشہور و معروف نسخہ شباب جوانی پرستی عیش و شباب براے رقیب و جوہان۔ جنسی سرعت کثرت احتلام و ضعف باہ و مثانہ وغیرہ غرض شباب برائے خاص علاج ہے فی الحال کچھ روز کے لیے فیصلہ کیا ہے کہ بلا قیمت تقسیم کر دیا جائے پیدا کر لیے جائیں کوئی شہرت اور قیمت جو جاری ہے جس میں بھی نقصان کا دل ہو جائے گا۔ جیسے حضرات کو ہمدردی [illegible]

[illegible]

[illegible] پیکٹ مع ہدایات کے مفت بھیجا جائے گا۔ [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپو!

یہ ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل حاصل کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے نا واقف ہوں گے یہ مرتب فائل ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸

المشتہر
منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ — نمبر ۹

مضامین غیر

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۶ء

غزل

(اثر خامہ جناب منشی سید مقبول حسین صاحب قربؔ لکھنوی)

یہ سوجھی دل لگی دست جنوں فتنہ ساماں کو
سیانی تک بڑھا کرکے گیا چاک گریباں کو

اگر پیچیں ہوئی تیرے رقیب زلف پیچاں کو
تو بیچارہ فقط پھانکا کرے گا تخم ریحاں کو

مبارکباد دیں سب اہل وحشت قیس کی ماں کو
بسائے جسکا بچہ نجد سے جنگل بیاباں کو

جنوں جب زور کرتا ہے گلے ملتے ہیں آپس میں
لڑاتے ہیں ترے وحشی گریباں سے گریباں کو

سوال وصل پر انکار ہے اقرار ہے کیا ہے
کہو اس انداز سے کہتے ہیں سمجھے کوئی جی ہاں کو

دل و دیں بیخودی میں یار کو دے دے ٹپکتا ہوں
خدا غارت کرے ایسی جنوں فتنہ ساماں کو

اسے قتل میں مردوں کی جو لانا ہو تو یوں لاؤ
کسی فانوس کا لنگا پنہاؤ شمع عریاں کو

غضب یہ ہے کہ عادت پڑ گئی ہے ہاتھ کھانے کی
گرانی کے زمانہ میں تری زلف پریشاں کو

جنوں گھس جائیگا اہل جنوں کے قافلوں میں
کھلا دیکھا اگر دروازہ چاک گریباں کو

کرو یوں چار آنکھیں اے حسینوں ملنے والوں سے
کبھی دیکھو کبھی گھورو کبھی تاکو کبھی جھانکو

ارے بیدرد گر کچھ اس اشارہ کو سمجھتا ہے
سمجھ کر دار ظاہر کر رہا ہوں سوز پنہاں کو

شہیدوں نے سر مقتل کسی کی آبرو رکھ لی
اڑھا کر خون کی اک سرخ چادر تیغ عریاں کو

سبھی امید نب کا قفل زنگ آلود کھلتا ہے
عجب کیا گر ملے حکم رہائی اہل زنداں کو

سحر تک اے شب فرقت میں تنہا جاگنے والے
بجھا کر لیٹ رہ چپکا چراغ شام ہجراں کو

غزل قربؔ اچھا تو ہے بزم سخن میں پڑھ کر شب بھر
مفاعیلن کے چوبرے کہ مضموں لاد کر ہانکو

دو دو باتیں

(از ح - خ)

(تمتہ ۱۸ فروری ۱۹۲۶ء)

بنگال کے ایک بگڑے دل سودیشی ممبر کونسل، عنقریب ایک عقلمندی کرنے والے ہیں یعنی آپ بہت جلد یہ ریزلیوشن پیش کرینگے کہ ممالک غیر کی ساختہ پرداختہ موٹر کار اور سائکلیں بنگال کی سڑکوں پر نہ چلنے پائیں۔ بھلا تجویز کی معقولیت میں کسی محب وطن کو کلام ہو سکتا ہے؟ کیا محرک صاحب کا صحیح منشا یہ نہیں ہے کہ بہت جلد سودیشی موٹر کار اور سائکلیں بننے لگیں۔

لیکن لطف تو جب ہے کہ تمام متحرک دخانی اسٹیمر اور جہاز اور کشتیاں بھی جو غیر ممالک کی بنی ہوں خلیج بنگال میں بحرپیمائی نہ کرسکیں اور ایسٹ انڈین ریلوے ایسٹرن بنگال ریلوے اور بنگال ناگپور ریلوے کے وہ متحرک انجن بھی یکلخت چلنے بند ہو جائیں جو ولایتی ہیں پھر تاوقتیکہ ہندوستان میں متحرک انجن نہ بننے لگیں بنگالی ڈیلیگیٹوں کی کانگرس اسپیشل کو خود سوراجی ڈھکیل کرلے جایا کریں۔

ستیہ گرہ کے نئے نئے استعمال روز نکلتے جاتے ہیں۔ ٹراونکور کے ایک مہاجن نے وصولیابی قرض کا آلہ اسے بنایا ہے، واقعہ یہ ہے، ایک مہاجن کے ۳۵۵ روپے کسی عیسائی پر آتے تھے۔ قرض خواہ نے بہت منت سماجت کی قرضدار نے ایک حبہ نہیں دیا۔ آخر مجبوراً ایک نوٹس دیا گیا کہ فلاں تاریخ تک روپیہ نہ ادا کیا گیا تو ستیہ گرہ کروں گا۔ روپیہ ادا نہیں ہو سکا تب تو مقررہ تاریخ کو اول قرضخواہ اپنے بال بچوں سمیت عیسائی کے دروازے پر جا آسن جما دیا، ایک دن، دو دن، ہوتے ہوتے ہفتہ گزر گیا اور وہ وہیں بیٹھے رہے حتی کہ عیسائی نے تنگ آکر روپے دے دیے جب کہیں بلاسے رہائی ملی!

ساہوکاروں کو یہ طریقہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری۔ نہ وکلا کی خوشامد نہ عدالت کے چپراسیوں کی منت و احسان اور نہ روپے کا خرچ۔

لندن کی خبر آئی ہے کہ ایک صاحب اور میم صاحب اپنی مختصر موٹر میں بیٹھے چلے جاتے تھے، اتفاق کی بات موٹر میں آگ لگ گئی، وہ تو گھبرا گئے، لیکن ایک خدا کا بندہ چلا آرہا تھا، اسکی جیب میں آگ بجھانے کا آلہ تھا، اس نے بڑھ کر آگ بجھا دی، دونوں نے شکریہ ادا کیا اور چلنے ہی کو تھے کہ ایک پولیس مین آدھمکے پہلے آتشزدگی کا واقعہ من وعن قلمبند کر لو تب کہیں جانا، ابھی گفتگو ہی ہو رہی تھی کہ فائر بریگیڈ کے انجنوں (آگ بجھانے والے انجن) کی اچھی خاصی فوج آپہونچی، انھیں کسی راہگیر نے کہہ دیا تھا کہ موٹر جل رہا ہے -!

لندن کے فائر برانگیڈ والے بھولوں کئے پر پیچھے پچھتائے آسئے - وہاں کچھ نہ دیکھ کر جسقدر رکھسیانے ہوئے ہوں گے وہ معلوم لیکن ہندوستان میں ان ہی کے بھائی بند بہت متحمل مزاج واقع ہوئے ہیں، ہمارے جبل پور کے فائر برانگیڈ میں کیا مجال کہ ایسی جلد بازی نہیں ہے بلکہ جب تک وہ خوب خوب تصدیق نہ کرلیں تفصیل نہ پوچھ لیں کہ کہاں مکان جلا ہے کس کا ہے، کب سے جل رہا ہے، کتنا جلا ہوگا اقدام نہیں کرتے اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ زود پشیمان نہ ٹھہریں گے! اپنی اپنی عزت سب کو پیاری ہے، دوسرے یہ کہ وہ دیر آید درست آید کے اصول پر عمل کرتے ہیں!

اسکاؤٹ تحریک کا تیسرا عہد ہے "میں سب کی مدد کروں گا" اور چوتھا عہد "میں جانوروں پر رحم کروں گا" امراوتی کے دو اسکاؤٹ لڑکوں نے ان ہر دو عہد کو توڑ دیا! ستم اور غضب نہیں کہ سرمیڈن پادل ہلکا دونوں کے

دادا پیر بڑی خوشنودی کا اظہار فرماتے ہیں۔ ایک کتے صاحب ایک غریب مرغے کو منہ میں دبائے چلے جا رہے تھے، ہر چند کہ مرغ فریاد کر رہا تھا لیکن کسی نے اسکی مدد نہ کی۔ دونوں اسکاوٹ لڑکوں کی رگ حمیت پھڑک اٹھی اور لگے تعاقب کرنے۔ ایک گلی میں جا دبوچا، مرغ صاحب کی تو جان بچ گئی لیکن کمبخت کتا بھوں بھوں کرتا چلا گیا۔

پھر اسکاؤٹوں نے ضابطے کی کارروائی کی، مرغے کی پہلے مدد کی اور مرہم پٹی سے فارغ ہوئے تو اسے لے کر تھانے گئے اور انسپکٹر صاحب کے ذمہ کر آئے۔ لیکن کیا یہ بہتر نہ تھا کہ وہ کتے کو بھی پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیتے! کیونکہ وہ کتا قتل، اغوا اور ڈکیتی کے جرائم سنگین کا مرتکب ہو رہا تھا!

ہولی کی رباعیات

گلشن سے خزاں گئی بہار آتی ہے
سنتے ہیں شگوفہ پر سوار آتی ہے
اب زاغ و زغن سے ہوگا خالی گلزار
مرغان خوش الحاں کی قطار آتی ہے

افواج خزاں میں انتشار آتا ہے
وہ دیکھیے موسم بہار آتا ہے
خوش روزہ مناتے ہیں جو ہیں اہل چمن
گلزار میں وقت خوشگوار آتا ہے

کرتے ہیں خزاں سے ناں کو پریشان
دشمن ہیں یہی سوراج لیں جو اہل چمن
سہتے ہیں سختیاں کوئی جھیلتے ہیں
ہے چاک گریبان ہر اک کا دامن

جاتی وہ خزاں جوش نمو ہوتا ہے
جو چاہ اب اس کا کوئی ہو ہوتا ہے
رندوں کو یاد آئی پھر ہولی کی بات
ساغر ہے اور مستی سے ہو ہوتا ہے

ساقی ہاں لا تا آتشیں آب کا جام
پی ہی نہیں آئی صبح سے ہے اب شام
سردی جاتی ہے آتا ہے موسم گرم
کیا جانیے گرما کا بھی کیا ہو انجام

ساقی ہولی ہے اور ہولی سردی
اب تو پھرتی ہے ڈولی ڈولی سردی
دکھلاتی ہے صبح و شام ہی ناز و ادا
جاتے ہوئے کرتی ہے ٹھٹھولی سردی

مرکزی خلافت کمیٹی



”ہم درویش...... ! کمبخت تو نے ہی شاہی کا اعلان کرکے ہماری لُٹیا ڈبو دی !!“

طفلی دیکھی کبھی جوانی دیکھی
گر قوت دیکھی ناتوانی دیکھی
ہر شے کو ہے دنیا میں عروج اور زوال
تبدیلی کی ہر ایک نشانی دیکھی

ہولی کا دن ہے آج سب کہتے ہیں
رندوں کے آئے لب [illegible]
[illegible] خشک حلق کو تر کرلے
[illegible] تجھے ذرا تر ہو جائے

ہولی خالی نہ جانے پائے بھائی
منہ کا ہے یہ حال جم رہی ہے کائی
ساقی کو یاد کر رہے ہیں سب رند
جل آنے پہ دے رہے ہیں پائی پائی

ساقی ہمیں اپنے دل کو گرمانا ہے
مانا ہے یہی رندوں نے گردانا ہے
مقصد گردانا ہم نے رندی کا اب
گرویدہ اک لمحہ کی گردانا ہے

اک قطرہ سے بھی ہم نہیں پیتے بڑھ کر جام
ہم وہ ہیں کہ اک بوند پہ دیتے ہیں دام
ساقی لا جلد اب نہیں تاب آہیں
رندوں کو بھی کیا سمجھ لیا مثل عوام

بزم رنداں کو جان لے تو وہ مقام
جس جا ہے دور میں محبت کا جام
ہمیں نہ کوئی وہ دور ہوتا نہیں بند
اب بند نہیں ہم اسکے ہو صبح کہ شام

ساقی خم و شیشہ و صراحی سب ہے
ہر وقت بڑھاتے رہتے ہیں جام ہے
دنیا میں کسی کو ہم سمجھتے نہیں کچھ
جمشید ہے ہیچ اور ناچیز ہے کے

ہو حضرت پنچ کی عمر دراز
چہکا کرے مثل عندلیب شیراز
اے خالق دو جہاں دعا ہو یہ قبول
دنیا کہے پنچ اس سے سیکھیں انداز

اک مرجع عالم آستانہ ہو جائے
اس پر دل و دو عشق زمانہ ہو جائے
ہے مدعا یہ مراد و دعا پنچ کے اب
مشہور جہاں یہ چھاپہ خانہ ہو جائے

رندی پیشہ ہے رند مشرب ہوں میں
اسپر بھی مہذب اور موذب ہوں میں
میرا ہے ندیم نام ہوں بندۂ پنچ
دبنے والا حریف سے کب ہوں میں

ہندی ندیم

سلسلہ تدقیق در سرمۂ تحقیق

نمبر ۱۰

(تتمہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء)

اصطلاح کا غلط حضرت بیخود کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے غریب اوبار شعرا کو حسرت رہی کہ حضرت کسی بحث میں واقف فن ثابت ہوتے مگر ادبار کی حسرت سے بھلا کا ہے کو نکلتی ایک ہی بات بار بار دہرانا پڑتی ہے اگر حضرت بیخود باقی ماندہ حصۂ مضمون کو جو اب شائع ہوا ہے الناظر کے دفتر میں جا کے پھر سے درست کر دیتے تو وقفہ کافی تھا الناظر تین مہینے کے پرچے ایک ساتھ لے کے نکلا ہے۔

ہم نے بارہا کہا اور اب بھی کہتے ہیں بہت سی پرانی ترکیبیں اب متروک ہیں اگر ترکیب یا لفظ متروک شارح ظاہر نہ کرے تو مقلد کبھی متنبہ نہیں ہو سکتا مثلاً :-

(۱) فرماں روائے کشورِ ہندوستان ہے "
(۲) شرع و آئین پر مدار سہی "

ان دونوں میں اعلان نون بعد اضافت دیجائے غلطت ہے۔ مضمون بیخودی میں ہم نے لکھا تھا "فارسی ترکیب میں اعلان نون بعد الاضافہ معیوب ہے۔ ایسی غلطیاں اگلے اساتذہ کے کلام میں بہت ہیں اگر شارح نے اسکی توضیح کر دی تو کس جرم کا مرتکب ہوا؟ مگر حضرت بیخود کو تو علماء کا ٹوکا ہے بے اصول لیاقت کے انجن میں جو بخارات بھرے تو متوالے ڈرائیور کی طرح آپ نے کسی سگنل یا اسٹیشن کی پروانہ فرمائی انگشت بھڑکانا شروع کر دیا۔ یہ تمیز باقی نہ رہی کہ تنبیہ جسکا مخاطب طالب علم ہوتے دیگر ہے اور اعتراض جس کا مخاطب ماتن ہو دوسری چیز ہے۔ حضرت طباطبائی نے طالب علم سے خطاب کیا ہے کہ غالب مرحوم اپنے مقام پر اردو میں اعلان نون درست جانتے ہیں۔ اودھ پنچ نے بھی یہی کہا کہ فارسی ترکیب میں اگر ایک بچے سے پوچھیے تو وہ بھی کہدیگا کہ یہ اعتراض نہیں ہے تنبیہ ہے۔ اس تنبیہ میں تصریح موجود ہے کہ اگلے زمانہ کے استاد اسے معیوب خیال نہیں کرتے تھے۔ اب یہ معیوب ہے۔ کانوں کو بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ اردو میں اضافت بالکسر نہیں ہوتی اردو میں کا کی کے سے مطلب اضافت کا نکالا جاتا ہے لہذا یہ اعلان نون فارسی ترکیب پر ایک ناجائز حملہ ہے مگر قدمانے اسکی پروانہ کی متاخرین نے اصلاح کی۔

اس توضیح و تنبیہ کے بعد اگر اعلان نون بعد اضافت کی مثالیں حضرت بیخود نے دیں تو بتائیے فضولی سے بچے یا اسیں مبتلا ہوئے ہیں۔

اللہ اللہ آپ کے محققانہ طرز بیان کو دیکھیے فرماتے ہیں ہمیشہ کسی شاعر کی زبان پر اعتراض کرتے وقت وہ زبان معیار قرار دی جاتی ہے جو اسکے زمانہ میں رائج (مرجح) ہو۔ لیکن استدراک بے ضرورت اردو میں یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ شاعر دلی کا ہے یا لکھنؤ کا۔ اگر ہم میر سودا۔ درد۔ پر اید ھر اودھر جیدھر کیدھر۔ ٹک۔ نیٹ۔ ندان۔ اوڑ۔ بچارا۔ دوانہ۔ بولنے کی وجہ سے اعتراض کریں تو اہل انصاف جو بار وت کا پتلا ہیں آگ ہو جائینگے۔

ایک شہرۂ آفاق

[illegible] حبیب الرحمت شری گرو بابا نانک صاحب کی مشہور و معروف تصنیف

[illegible] جپ جی صاحب کا منظوم اردو ترجمہ

[illegible] مولانا سید حبیب ایڈیٹر سیاست نے عام فہم سلیس اردو نظم میں ترجمہ [illegible] زبان شاعری کے لحاظ سے ترجمہ پر ہندوستان ادیبا و شعرائے [illegible] [illegible] ثبت کی سکھ پنتھ کی واحد نمایندہ جماعت شرومنی گوردوارہ پربندھک [illegible] پانچسو نسخے خرید کر [illegible] کا ثبوت دیا کہ کتاب مذکور اپنے موضوع [illegible] ایک بہترین تحفہ ہے۔

[illegible] شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ نے پانچسو روپیہ کا انعام [illegible] مصنف کو عطا فرمایا اور پانچسو نسخہ کتاب خرید فرمائیں اور ریاست [illegible] میں کتاب کو داخل کرنے کے احکام صادر فرمائے۔

[illegible] سردار بہادر سردار دھرم سنگھ ہرونی بھائی سرجن سنگھ [illegible] نے شاعرانہ الفاظ میں اظہار خوشنودی کیا۔ تمام انگریزی اردو [illegible] اخبارات نے عمدہ الفاظ میں ریویو کیے کتاب مذکور نہایت خوشنما [illegible] بابا نانک اور مولانا سید حبیب کے فوٹو بھی ہیں قیمت مع محصول [illegible] [illegible] پنجاب کے مشہور شہروں کے ایجنٹ فروخت [illegible] براہ راست ہم سے طلب کریں۔

[illegible] تاجران کتب بیرون دہلی دروازہ لاہور

شمس و قمر

ہیں ماہران فن کیمیا کے تجربہ شدہ حیرت انگیز چشم دید سیم و زر کے نسخے درج ہیں جنکا کامیابی نہ دیکھا شاگردی علاوہ تمام دنیا کے مصول اور روایات سے بہ آسانی کامیابی قیمت مع محصول ایک روپیہ چار آنہ

حسن یوسف در عملیات اور کثیر تعداد میں ہمیں ہو چکی ہے ایک ایسی جڑی کا انکشاف جس سے انسان دوسروں کی نظر سے غائب ہو جائے اسکا مقام چاہے پیدائش وغیرہ دست غیب صنعت و حرفت اور جائز طریقہ سے نہید دولت بنانے کے بلا قید دس شرطیہ عمل ہیں ہزاروں بے مراد بامراد ہو گئے اور ہر پریشانی کا دفعیہ حمزاد کو بآسانی تابع کر لینا وغیرہ کسی ایک کتاب کو دیکھیے۔ قیمت مع محصول ۱۲

طب نفیس - تمام امراض کا مکمل علاج میسری [illegible] کے علاوہ ایران کابل افریقہ تک میں مقبول ہے آپ کسی ایک نسخہ سے شرطیہ سیکڑوں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں قیمت مع محصول ۱۲

شفیق طب ہیروں کا مکمل علاج کشتہ جات جڑی بوٹیاں اور ایک نسخہ ساٹھ روپیہ [illegible] درج ہے قیمت مع محصول [illegible] - پتہ ذیل سے منگائیے

مولوی ڈاکٹر سید حکیم محمود الحسن صاحب طبیب سرکار مقام سلوانی ریاست بھوپال

فیٹا

ایک عجیب و غریب طلاء
جو جسم کی خاص قوت کے لیے مخصوص ہے
[illegible]
اپنی طاقت جاتی [illegible] کرنے کے لیے طلب کریں
[illegible]
کوئی شکایت [illegible] بہتر نہیں
قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible]

پتہ: [illegible] رسائن گھر شاہجہاں پور

اور مہذب حضرات نے اگر کچھ نہ کہا تو مسکرا دیں گے ضرور حقیقت یہ ہے کہ فارسی ترکیب میں اعلان نون بعد اضافت اب معیوب ہے۔ مرزا کے زمانہ میں جو عیب تھا؟ جو اشخاص مناظرہ کے فن سے واقف ہیں وہ اس جواب کو دیکھ کے مسکرا دینگے نہیں بلکہ ٹھٹھا مار کے ہنسیں گے سوچئے کہ :-

(۱) حضرت بیخود نے واقعی عرش کے تارے توڑے ہیں آج تک زبان پر اعتراض کرنے کا یہ قاعدہ کوئی نہ جانتا تھا خدا سلامت رکھے حضرت کو جنھوں نے ایسی معمولی بات بتا دی۔

(۲) جواب کا حاصل وہی ہے جو تنبیہ کا یعنے معترض جو کچھ کہتا ہے وہی مجیب کہتا ہے اعلان نون بعد الاضافت فارسی ترکیب میں معیوب ہے آپ بھی وہی فرماتے ہیں (حقیقت یہ ہے الخ)

(۳) قاعدہ یہ ہے کہ خصم جب کسی بات کو تسلیم کر لیتا ہے تو نزاع رفع ہو جاتی ہے مگر بیخود صاحب کی طرز مناظرہ کہتی ہے کہ اُلٹی سیدھی لنترانیاں دلیلیں اور مسئلے پر دیے چلے جاؤ یعنی جب ہم خود کہتے ہیں کہ ایسی غلطیاں اگلے اساتذہ کے کلام میں بہت ہیں تو اب خواہ مخواہ سند میں پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ فارسی ترکیب میں اعلان نون بعد الاضافت یقیناً غلط ہے۔ قدما کا رواج کسی غلطی کو رواج دیسکتا ہے غلطی کو جائز نہیں کر سکتا۔

(۴) زبان پر ہم نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا نہ اب کرتے ہیں پھر الفاظ متروکہ تک کیہ حراثیت زبان کا ذکر جہالت ہی تو ہے۔ بحث فارسی ترکیب میں اعلان نون بعد اضافت سے کی جاتی ہے اور آپ ادھر ادھر بہتے پھرتے ہیں۔ اے حضرت ہم ان متروک الفاظ کی حقیقت سے آپ کی بہ نسبت بہت واقف ہیں۔ ہمارے زمانہ میں جو الفاظ ترک کر دیے گئے ہیں اگلے زمانہ میں یہی ہر ایک کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔

حضرت بیخود کہتے ہیں کہ یہ غلطی نہیں ہو سکتی یہ اجتہاد تھا اجتہاد۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بے پروائی تھی بے پروائی۔ یہ ناجائز تصرف تھا ناجائز یہ یقیناً خلاف فصاحت تھا خلاف فصاحت۔

یہ طرز متروک ہوا تو خوب ہوا خوب۔ آپ نہ سمجھے تو بڑا ہوا بڑا۔ اساتذہ کا تتبع وہیں تک ہوتا ہے جہاں تک اُردو کے خصوصیات نہ بدلیں۔ آپ اسے اجتہاد کہتے ہیں یہ غلط ہے غلط۔ عدم انضباط کا نام اجتہاد ہرگز نہیں ہے ہرگز نہیں یہ اجتہاد نہیں ہے کہ بقول آپ کے باعلان نون بھی باندھیں اور بغیر اعلان نون بھی۔ آپ اجتہاد کے معنی نہیں جانتے .... اجتہاد اسکا نام نہیں ہے کہ امر مختلف فیہ میں دونوں پہلو جائز قرار دیے جائیں۔ یوں سمجھئے کہ انگلوں نے اسکی پروا نہ کی۔ مرزا طباطبائی نے جو واقعہ بیان کیا وہ اصل صحیح ہے کہ میر انیس کے اس مصرعہ پر اعتراض ہوا تھا ؎

سکن چھپا ہا ئے سعادت نشان ہے

کہتے ہیں کہ یہ اعتراض ناسخ کی طرف سے ہوا تھا۔ اور اسکا جواب بقول شیخ محمد جان شاد مرحوم یہ دیا گیا تھا کہ ہر شخص کو اپنے طرز کا اختیار ہے وہ اگر اسے خلاف فصاحت سمجھتے ہیں تو سمجھا کریں اسی طرح اس مصرع پر بھی اعتراض ہوا تھا ؎

یہ کہہ کے بس عورات نے عریاں کیے سر

اعتراض کا خلاصہ جناب شاد مرحوم نے یوں بیان کیا کہ اول تو عورت ہر اُس عضو کو کہتے ہیں جسے انسان چھپائے۔ عربوں میں نساء بھی عورات کہی جاتی ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ نساء اور عورات ایک ہی چیز ہوں۔ عورت بمعنی زن مستند ہے اسکی جمع بقاعدہ عربی بنا کے یہی معنی لینا مستحسن نہیں۔ اس مستند کی جمع "عورتیں" ہو سکتی ہے نہ عورات۔ دوسرے عورت کا عین اس مصرع میں تقطیع سے گر گیا ہے۔ اس کا جواب جناب میر انیس مرحوم نے یہ دیا کہ عورات بھی مستند ہے باعتبار رسم لفظ ہم امد سے نہیں لکھتے ہیں اور جب یہ مستند ہے تو یہاں عین نہیں گرا بلکہ الف گرا ہے۔ علی ہذا القیاس جناب شاد مرحوم اس مصرع کے باب میں بھی ایک مناقشے کا ذکر فرماتے تھے ؎

ہاں وال غیر کف میں تصرف نہ چاہیے

یہاں "کفو" کی جگہ "کف" نظم ہوا اور پھر لفظ "وال" بقاعدہ فارسی مضاف بھی بنایا گیا۔ مگر اس کا جواب جناب مغفور نے عجیب و غریب دیا اکثر سطوت و جبروت رکھنے والے ایسا جواب نہیں دے سکتے فرمایا معترض جھک مارتا ہے ہماری زبان ہے جس طرح چاہتے ہیں کہتے ہیں۔ مگر حضرت بیخود اس طرح کا جواب نہیں دے سکتے انھیں صرف غلطیوں کے تتبع سے غرض ہے کوئی غلطی کرے وہ اسی طرح غلطی پر گر پڑیں گے جیسے مکھی ریشٹ پر یا شکر ابوڑی پر۔ زبان اگر کسی قاعدے کی پابند نہیں ہے تو پھر کوئی غلطی غلطی نہیں ہے کہنے والے کی زبان کوئی پکڑ نہیں سکتا مگر آپ کے اس بے اصولے پن سے لوگ اتنا ضرور سمجھ گئے ہیں کہ شعر فہمی کی استعداد کے نام سے جناب کے گنبد دماغ میں ہوا کے سوا کچھ نہیں۔ اسکے علاوہ آپ کی صحت نقل پر بھی اب اعتماد نہیں ہے یا نہیں کہ آپ نے کلیات ناسخ سے یہ شعر غلط نقل کیا ہے ؎

بازیچۂ جہاں کو تو شطرنج ہی سمجھ
خالی ہیں کوئی دم میں وہ گھر جو بھرے ہوئے

دو تین کا لفظ آپ جان بوجھ کے کھا گئے ناسخ ہی کے زمانے میں یہ جھگڑے شروع ہوئے تھے۔ افسوس ہے کہ اس قسم کے مناقشات پر کوئی کتاب اسوقت نہیں لکھی گئی۔ بیسے شنائے واقعات ہیں جو چند روز کے بعد نسیاً منسیا ہو جائیں گے۔ اپنی غلط کاری نباہنے کے لیے اہل کمال کے کلام کو مسخ بنانے کا تہیہ کرنا اور پھر یہ کہنا کتنا موزوں ہے کہ :- یہاں یہ سوال کرنے کو جی چاہتا ہے کہ فاضل معترض اور قابل فارسی ترکیب "زبان نون" میں جو نون آخر کلمہ میں پڑھتا ہے اُسے وہ باعلان نون پڑھتا ہے یا اور کسی طرح ؟

اس تمسخر کا جواب دوسروں سے مخاطب ہونے کے بعد کبھی بآسانی مل جائے گا۔ پہلے ہم غرض نہیں کرتے ہم تو تیلی کی فصاحت اور حضرت بیخود کی



زغارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

باغباں "یہ مری صنعت کی دے تو داد اسے بید او گر عاشق + اگر اشجار سے نقش جمال یار ہو پیدا۔"
گلچیں "آہ بھلا اس صنعت کا مقابلہ کس دل سے کروں اچھا تو اے باغباں جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے۔"

دھنائی پر عش عش کرتے ہیں (کوئی عش کے عین کو الف نہ پڑھے) ہر صاحب ذوق سمجھ سکتا ہے کہ شعر بالا میں غنہ تو ضروری ہے مگر حضرت بیخود کی جانے پاپوش۔ مولانائی فضول گوئی کے بھتاپ فرماتے ہیں:-

"اب میں اسکے جواب میں اپنی ناچیز تحقیق اہل نظر کے فیصلے کے لیے پیش کرتا ہوں"

اس ناچیز تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ فارسی نحو میں نون غنہ نہیں ہے وہ "مژگاں" کو "مژگن" چنانچہ کو "چنن چہ" بولتے ہیں...... "اضافت وعطف کی حالت میں نون کو غنہ پڑھنا اساتذہ دہلی کا اجتہاد ہے"

آپ آقا سید محمد علی صاحب ایرانی کی عبارت نقل فرماتے ہیں مگر کتاب کا نام نہیں لیتے کہ "ما نون غنہ را ظاہر می کنیم وہندیاں اغلب نون ہائے آخر را ظاہر می کنند الخ"

اب اصحاب ذوق و استعداد ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت بیخود لہجہ سے قواعد پر استدلال کرتے ہیں۔ اے حضرت ایرانی تو "شیر" و "شیر" "گور" و "دور" کی واو اور "ی" میں بھی فرق نہیں کرتے تو کیا اس فرق نہ کرنے سے یائے معروف و مجہول اور واو معروف و مجہول کا وجود ہی نحو میں نہ رہے گا۔ اسکے علاوہ اعلان نون کے لیے انکے یہاں مخصوص لفظیں ہیں ہر ایک لفظ میں وہ قاعدہ جاری نہیں ہے جیسے آپ آقا محمد علی کی مجہول الاسم تحریر سے نقل فرماتے ہیں۔ براہ مہربانی ذی استعداد ایرانیوں سے جاکے سیکھیے انشائے خلیفہ اور انشائے مادھو رام کو سند نہ قرار دیجیے۔ ایرانی زبان ہے آپ کی نہیں ہے۔ اگر لہجے پر قواعد کی بنا کی جائے تو تمام قواعد املا و قواعد نحو و صرف منسوخ ہو جائیں۔ لہجے میں جو حرف ساقط ہو جائے وہ تحریر سے بھی مفقود ہو جائے یا اسکا وجود ہی مسلّم نہ ہو۔ لکھو بارد بسل لاہر رحمانر رحیم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اسلیے کہ الف بولا نہیں جاتا قواعد حروف کے اعتبار سے اللہ کی لام بغیر تو سطا ال سے

ہم آغوش ہو جاتی ہے۔ اور الف لام غائب ہو جاتا ہے۔ لہجہ میں نہیں ہے تو کتابت میں کیوں علے ہذا القیاس تبعیت لہجۂ اہل ایمان پڑھو۔

(۱) اک تہلکہ سا پڑ گیا کون و مکن میں
(۲) تو شاہد معنی ہیں پر دہ سخن میں
(۳) نالہ سا ایک سوئے بیابن یہ گیا
(۴) دیکھیے سامن پھر اس فرعون بے سامن کا
(۵) دیکھو مری اس حال پریشن میں صورت
(۶) فردوس ایک خانۂ جنن جنن تھا
گلگشت مرے دم سے ہوئی داستن تیغ
(۷) دے ہم تک نہ آئے کبھی گلشن ستن سے
(۸) جس نور کو تو نے تہ گلخن میں دیکھا

کیا کہنا ہے اس ناچیز تحقیق کا؟ واللہ ناچیز اور بڑی ناچیز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لڑکے پڑھانے میں ذری پر تھوڑا بہت اثر ضرور پڑ جاتا ہے۔

ہم قدر شناسان سخن کی خدمت میں بعض حکایات نقل کرتے ہیں یہ حکایات بعض کتب عربیہ سے منقول ہیں۔

حکایت۔ زہر الربیع میں ایک شخص کا حال لکھا ہے کہ اس نے علم فراست میں ایک کتاب لکھی تھی اس کتاب میں ذکی و غبی سب طرح کے لوگوں کا ذکر تھا۔ دیار بہ دیار پھرنے کے بعد اسنے طے کیا تھا کہ مکتب کے میاں جی اکثر غبی ہوتے ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک روز میں نے ایک مکتبی ملا کو دیکھا امتحاناً میں اسکے پاس گیا اور اسے قابلیت و استعداد میں کامل پایا۔ مجھے اسکی ملاقات میں لطف آیا اور میں نے ارادہ کیا کہ اپنی کتاب کا وہ حصہ جسمیں مکتبی ملاؤں کا حال لکھا ہے جلا دوں۔ اتفاق کی بات کہ چند روز تک مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی مہلت نہ ملی اب جو میں آیا تو مکتب کا دروازہ بند پایا ہمسایوں سے پوچھا کہ ملا صاحب کہاں ہیں معلوم ہوا کہ انکے یہاں غمی ہو گئی ہے اب تعزیت واجب ہوئی گھر پر آواز دی لونڈی نکلی اور نام پوچھ کے چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد گھر میں بلا لیا تو ملا صاحب

رضائی کمبل اوڑھے لیٹے پڑے تھے۔ کیوں جناب خیر باشد؟

ملا۔ خیر کہاں، افسوس معشوقہ نے دغا دی۔

میں:۔ ہائیں مولانا کجا آپ کجا عشق۔ فرمائیے تو سہی یہ کیا حادثہ ہوا معلوم ہوتا ہے ہماری بھابی جان بڑی حسینہ و جمیلہ تھیں جب تو آپ نے ان کے فراق میں یہ حال بنایا ہے"

ملا:۔ "جی انھیں دیکھا کس کمبخت نے تھا"

میں:۔ "تو پھر عشق کیونکر پیدا ہوا"

ملا:۔ "ایک شخص شعر پڑھتا چلا جاتا تھا ؎

عمرو کی ماں خدا تجھ کو جزائے خیر دے
پھیر دے مجھکو مرادل جس طرح سے ہو سکے

میں سمجھا کہ ام عمرو یعنے عمرو کی ماں ضرور کوئی جمیلہ عورت ہوگی جب کہ لوگ اس سے دل کا لین دین کرتے ہیں۔ بس بھائی میں تو لٹو ہو گیا جان جانے لگی اب سنیئے کہ دوسرے دن وہی شخص گاتا ہوا نکلا ؎

گدھے پر چڑھ کے بھاگی عمرو کی ماں
نہ آئی وہ پلٹ کر اور نہ خر یاں

اسے کیا کہوں بن دیکھی معشوقہ کو ضرور کسی بھیڑیے نے مار ڈالا جب تو نہ آئی لہذا بھائی صاحب اسیوقت سے یہ عاجز غریب خانہ میں بیٹھا سوگ کے دن پورے کر رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

راقم ———

ادبار الشعراء

مولانا پنچ کی نوٹ بک

حل اسفار

دیکھو صاحبو ایک ہمارے یہاں کے تن پرور عیش پرست راجا ہیں امیر رئیس ممبر ہیں کربل کے سنگا ئیں تروتے۔ کونسلوں میں جاتے ہیں تو ایک معمولی لفافہ بھی نوکروں پیرلاد کے ساتھ لاتے ہیں۔ مانا کہ جو دوسروں کے ہاتھ پیروں سے فائدہ اٹھائے وہی رئیس ہے مگر اتنا اپاہج پن بھی کس کام کا۔ نہ ہاتھ سے کام میں نہ منہ سے

بڑا کھٹکا ہے۔ ان کا جی چاہتا ہے کہ کھانا بھی کسی دوسرے کے منہ سے کھائیں۔ پیخانے بھی انکے عوض کوئی دوسرا جائے۔ خود آنکھوں سے دیکھتے نہیں غمازوں نے جو کہہ دیا وہی سچ ہے۔ دوسرے کانوں کی سنی ہوئی بات بلا جھوٹ ہوسکتی ہے۔ سُنتے ہیں کہ اب تو نہیں اگلے زمانہ میں بعض رئیس کچھ موٹا پے اور کچھ کاہلی کی بدولت آبدست مشاطی عورتوں سے لواتے تھے۔ اور عجب شان سے کہ دوگز کا رومال دو عورتیں پکڑے کھڑی ہوتی تھیں ایک آگے اور ایک پیچھے رومال کا آڑہ یا شانہ جائے نجاست پر سطح رگڑا جاتا تھا جیسے بڑھئی لکڑی کاٹتے ہیں۔ ایک تیسری عورت جھنجھن مشک سے پانی گراتی تھی۔

برعکس انکے ایک وہ بھی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر سکلاتوالا ہیں کہ جہ کش عورت کی طرح جھوٹے چھوٹے کاغذ کے دستی پشت دگردن پر لادے وارڈ بدم میں جاتے ہیں اور ذرا بھی پروا نہیں کرتے کہ کوئی ہنسیگا۔ منقول ہے کہ جب مزدوروں کے حمایتی مسٹر سکلاتوالا چھ بچوں اسے تو یہ بوروں کو لادے ایوان میں داخل ہوئے تو یاروں نے خوب قہقہے لگائے۔ آپ نے ان ہنسنے والوں کی خس برابر پروا نہ کی اور بتایا کہ حضرات یہ تین لاکھ آدمیوں کے دستخط کا عرضیہ ہے جن کی خواہش ہے کہ ملک معظم باختیار خود کمیونسٹ پارٹی کے قیدیوں کو آزاد کردیں۔ ان تین لاکھ میں سو ممبر پارلیمنٹ کے بھی ہیں۔

حکایت

کہتے ہیں کہ حجاج ظالم عراق کے گورنر نے ایک چور پکڑا اور دُرّہ زنی کا حکم دیا۔ کوڑا پڑنے لگا مگر چور صاحب تھوڑے سے عابد بھی تھے جب کوڑا پڑتا تو کہتے خداوندا تیرا شکر۔ اور ادھر انکی زبان اظہار شکر کرتی اُدھر حکم ہوتا اور دو۔ ہوتے ہوتے سات سو کوڑوں کی نوبت پہونچی۔ پیٹھ لہولہان ہوگئی غش پر غش آنے لگا آواز بند ہوئی تو آواز کے ساتھ کوڑا بھی رکا۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو حجاج نے چور سے کہا تم جانتے ہو کہ ہم نے تمھیں سات سو تازیانے کیوں لگوائے ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ حجاج نے کہا بھائی صاحب قرآن میں ہے اگر تم شکر کروگے تو میں نعمتوں کو بڑھاتا جاؤں گا تم کہتے رہے شکر شکر میں تازیانہ کی تعداد بڑھاتا رہا۔ چور نے متعجب ہوکے پوچھا۔ کیا واقعی یہ آیت قرآن میں ہے۔ حجاج نے جواب دیا کہ ہاں ہے۔ چور گھبرا کے کہنے لگا:

یہ میں شکر سے باز آیا حضرت اپنا شکر بھی لیجیے
اسکی بڑھتی بھی لیجیے اور ثواب شکر بھی دور کیجیے

اندور کے معزول مہاراجہ چوری میں تو نہیں مگر پھنسانے میں پکڑے گئے۔ آپ پہلے حکومت ہند کے مداح اسکی انصاف پسندی کے شکرگذار تھے اب جو شکر کے ثواب میں زیادتی ہونے لگی تو ایسا گھبرائے کہ یکایک تاج و تخت و دولتی چھاڑ کے تھان سے الگ کھڑے ہوگئے۔ مگر اتنا ہم بھی جانتے ہیں کہ آدمی ہیں پابند وضع پیٹے حرف شکایت ابتک زبان پر جاری نہیں فرمایا۔ اگرچہ ممکن ہے کہ لارڈ ریڈنگ بہادر کو شکایت پیدا ہو گئی ہو کیا عجب کہ جب خود اس مقدمہ کے بہانہ سے ہندوستان کے گلشن بے خزاں کی ہوا کچھ دنوں اور کھالیتے۔ اب یہ مشکل آسان ہوگئی۔ اور زیادت شکر نے عمر ملازمت کو تباہ کردی۔

واقعات کچھ بھی ہوں لیکن معزول مہاراجہ نے حکومت سے یوں بغیر تحقیق و تفتیش دست بردار ہوکے دانائی کا ثبوت نہیں دیا۔ یہ تجویز بہت اچھی تھی کہ انگلستان سے طرائے قانون بلائے جاتے اور وہ پیروی کرتے مہاراجہ خود اس جانچ پڑتال کے پوست کندہ واقعات شائع کرتے اور دوسرے والیان ملک اپنے نصاب تعلیم میں ان واقعات کو داخل کرلیتے۔ یہ ظاہر ہے کہ سوا اس کے علاوہ اور کچھ ہونے والا نہ تھا۔ حتیٰ کہ اب بھی ممتاز بیگم یا ممتاز بائی کے روپے سادہ کی طرح بے نقاب ماری ماری پھرتی ہے۔ انگریزی جرائد اب بھی طعن و تشنیع کا نشتر دل میں چبھوتے ہیں۔ لندن ٹائمز مہاراجہ کو انکے ہمسروں کے آگے مثال عبرت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اگر عبرت شناس ہونا براءت ذمہ کی دلیل اور گئے گزرے حسن ظن کی تلافی ہے تو معزول مہاراجہ کا شکر بالکل بجا اور عزل میں دانائی ہے۔

بہرحال کوئی مہاراجہ تو مشق ستم میں ممتاز میں تیغ عزل کھا چکے اب نہ شکر کا محل ہے نہ شکایت کا۔

تفریحی جرمانہ

۱۰ فروری کی اشاعت میں فاضل معاصر غالب نے پرنٹر پر ایک نئی صورت سے جرمانہ ہونے کا واقعہ درج ہے۔ ضیاء الدین برنی کلرک گورنمنٹ رجسٹرار کی طرف سے محمد باقر شمسی پرنٹر جہانگیر علوی پریس پر دعوے کیا گیا کہ غالب سنہ کا بیان غیر رجسٹر شدہ میں پرنٹر نے نہیں بھیجا اسکے جواب میں ملزم نے ڈاکخانہ کی رسید دکھائی کہ ہم بھیج چکے ہیں۔ مجسٹریٹ نے رسید دیکھکر مسٹر باقر کو بری الذمہ خیال کیا مگر بیک پیاسکیوٹر کے مزید اصرار پر مبلغ پانچ روپیہ جرمانہ کردیا۔ ... انصاف اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو حیثیت بہ سبیل مجسٹریٹ صاحب اپنے فرائض صدق دلی و راستی سے انجام دیتے ہیں۔ انہیں جو کوئی شک کرے وہ کافر۔ اسکے علاوہ ملزم نے یہ بھی عذر کیا کہ برنی صاحب کو ذاتی عداوت ہے انھوں نے کچھ چھپوایا تھا مگر اجرت دیتے ہیں شاید عذر تھا جب شدید تقاضا ہوا تو اجرت کے ساتھ دھمکی بھی طلب سود وشکی عنایت فرمائی: اچھا سمجھوں گا۔ آپ جانتے اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ ہم کو پرچہ نہیں پہنچا تو اسکا ثبوت کہ ضرور بھیجا گیا بہت دشوار ہے لہذا کئی مرتبہ ایسا ہی دعوت ہوا اور بیکار روپیہ جرمانہ بھی عائد ہوگیا۔ مسٹر محمد باقر شمسی نے اس الزام سے بچنے کے لیے ڈاکخانہ سے رسید لینا شروع کی کہ اب تو نجات ملے گی مگر بھلا پبلک پراسیکیوٹر کی بات کہیں رائیگاں ہوسکتی ہے۔ امید کرنی چاہیے کہ جب تک برنی صاحب موجود ہیں ہر ہفتہ یہی ہوگی چلے کا اور نہ غالب ... مغلوب ہونا ہے کا مجسٹریٹ صاحب

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۸۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص خاص بیاض کے پرانی کوک شاستر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے جسکو ابتک عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے رؤسا کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسمیں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوا ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں صدہا مفید اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق ہزارہا بھید راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی ننگی تصویریں ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان جنسی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج بھی ہیں بعد میں شکایت نہ کریں [illegible] آج سنگار حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر ایسی ایک جلد بھی باقی نہ ہے۔ اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا۔ خبردار دیکھیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۸ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد۔ کے۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزا وغیرہ کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۱۰ر ہر جگہ بکتا ہے

دودھ گھٹی کیسری بچے وار کو بالا جین کے جڑے کو دینے والی لاثانی دوا قیمت ۱۲ر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲۰۰ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

[illegible]

دہلی جواب | چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے قسول ایجنٹ [illegible] سنس کپور لکھنؤ۔

برج رسٹ واچ	پاکٹ پی شیر چراغ واچ
قیمت [illegible]	قیمت [illegible]
	
[illegible]	[illegible]

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بو بازار فری لین ۲۰

مژدہ

ناظرین ہم اعظم صرف ایک تعویذ کو اظہار کیا ہے۔ دیسے تو اس کی قیمت ۲۵ روپیہ ہے لیکن آپ استعمال کر دیکھیں برکت معلوم ہوں گے صرف ۔ تنا جادو دینا کافی ہو گا دیسے تو ہر دنیاوی کام پر ہوتا ہے حکام ظالم و حاجت مند کو اپنا کرنا مغرور معشوق کو مطیع کر کے قابو میں لانا ایک عام معجزہ ہے۔ مگر آپ کو کیسا ہی مشکل کام ہو نکا انجام معلوم ہو اس تعویذ کو داہنے بازو پر باندھ کے سو جایئے بذریعہ خواب اسکا انجام معلوم ہو جائے گا۔ نیز گم شدہ چیز کی صورت معلوم ہو جائے گی۔ علاوہ اسکے آدمی بھی دو چند ہو جائے گی۔ غرضکہ تمام حاجتوں کے لیے اکسیر ثابت ہوگا۔ ہر مذہب والا یعنی ہندو مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ہدیہ صرف چار علاوہ محصول ہے پتہ یہ ہے۔

شاہ جی رمال لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے جسے ہر شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی جلد ۶ر

ٹکٹ بھیجد بھیجے وی پی اور منی آرڈر جھنجھٹ ہے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد سے مع محصول ڈاک مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی بھیجنا ہوگا۔

(۲) رقم بھیج شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے پرانا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

یہ حلوا ہی مقوی بہت و نصف آں دماغ عصفور (؟) اعضاء رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے اور عصبی مثانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے - قوت مردی کی نایاب دوا ہے جسکی آں تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں ظاہر کیا گیا ہے اگر یہ مقوی ہے کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے - مغلظ ہے سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک

چھ روپیہ (للعہ)

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے وہ نسخہ ہے جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف راجگان و والیان ملک کے لیے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک و عنبر و تازہ پرندوں کے اقسام دوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ ہاضم طعام رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والا - کمزوری کو دور کرنے والا کا سرمایہ ہے۔ بواسیر میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے۔ رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیمانہ مفت

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے اکسیر رکھتا ہے - تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے - مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا مثل و نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے جریان و رقت - بدخوابی کی کثرت کو دور کرتی ہے ایوسوں نا امیدوں کی امید کو بر لاتی ہے بڈھوں کو وعدہ شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آجتک سیکڑوں نامرادوں و بد حالوں کے مایوس علاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال کی جائے تو قوت امساک میں بھی خاطر خواہ افزونی ہو۔

قیمت فی بکس - ۴۰ خوراک مع محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	**منیجر دواخانہ معدن الادویہ گکوریہ اسٹریٹ لکھنؤ**	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیچ بیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

دیکھ گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور پوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد و ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو نہایت وضاحت سے ابتداء اسے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ، قیمت جلد دوم صہ،

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ